01789

دار الافتاء

بسم اللہ الرحمن الرحیم

بخدمت جناب مفتی صاحب دامت برکاتہم

السلام علیکم ورحمۃ اللہ وبرکاتہ

عرض یہ ہے کہ

۱۔ مندرجہ ذیل حدیث درست ہے یا نہیں؟ اور اس کا مقام کیا ہے؟ نیز اس میں سجدتین سے کیا مراد ہے؟ دو سجدے یا دو رکعتیں؟

عن النبی صلی اللہ علیہ وسلم انہ قال لفاطمۃ (رضی اللہ تعالی عنہا):

ما من مومن ولا مومنۃ یسجد بعد الوتر سجدتین ویقول فی سجودہ خمس مرات ثم یسجد ویقول فی سجودہ خمس مرات:

"سبوح قدوس رب الملائکۃ والروح"

والذی نفسی ~~بیدہ~~ محمد بیدہ انہ لا یقوم من مقامہ حتی یغفر لہ و اعطاہ ثواب ~~الف ملک~~ یکتبو مائۃ حجۃ ومائۃ عمرۃ واعطاہ اللہ ثواب الشہداء وبعث اللہ الیہ الف ملک یکتبون لہ الحسنات وکانہ اعتق مائۃ رقبۃ واستجاب اللہ تعالی دعائہ ویشفع یوم القیامۃ فی ستین من اہل النار واذا مات مات شہیدا۔

(الفتاوی التاتارخانیۃ، کتاب الصلاۃ الفصل ۱۳ فی الوتر ۲/۳۴۶)

۲۔ حقوق مجردہ کی بیع کا کیا حکم ہے؟ نیز ٹھیے کے پیسے لینا جائز ہے یا نہیں؟ عرف میں ٹھیے کی صورت یہ ہوتی ہے کہ ایک آدمی دکان کھولتا ہے پھر دن رات محنت کر کے اس کو ترقی دیتا ہے پھر جب اس دکان کی شہرت عام ہو جاتی ہے تو اگر مذکورہ شخص کو وہ دکان بیچنا پڑ جائے وہ دکان اور اس کے سرمایے کے ساتھ ساتھ اس کی شہرت کی بھی قیمت لگاتا ہے۔ مثلاً اگر دکان اور اس کا کل سرمایہ ایک کروڑ کا ہے تو وہ شخص سوا کروڑ روپے میں اس دکان کو فروخت کرتا ہے۔ یہ بیع جائز ہے یا نہیں نیز حقوق مجردہ کے حکم میں داخل ہے یا نہیں؟

احمد حسن نظامی
0321-3141984

(جواب منسلک ہے)

29-4-2016

Scanned by CamScanner

الجواب حامداً ومصلياً

﴿۱﴾۔۔۔سوال میں ذکر کردہ حدیث باوجود کوشش کے ہمیں کسی حدیث کی کتاب میں نہیں مل سکی، البتہ علامہ ابنِ عابدینؒ نے اس حدیث کو ردالمحتار میں معرضِ جرح میں پیش کیا ہے، اور شرح منیۃ سے اس پر موضوع باطل ہونے کا حکم نقل کیا ہے، لہٰذا اس پر عمل کرنا جائز نہیں ہے۔(ماخذہ الفتاوی التاتارخانیہ المطبوعۃ بتحقیق الشیخ شبیر احمد القاسمی: ۲/۳۴۶)

لما في الدر المختار وحاشية ابن عابدين (رد المحتار) (۲/ ۱۲۰)

وحاصله أن ما ليس لها سبب لا تكره ما لم يؤد فعلها إلى اعتقاد الجهلة سنيتها كالتي يفعلها بعض الناس بعد الصلاة ورأيت من يواظب عليها بعد صلاة الوتر ويذكر أن لها أصلا و سندا فذكرت له ما هنا فتركها ثم قال في شرح المنية: وأما ما ذكر في المضمرات أن النبي – صلى الله عليه وسلم – قال لفاطمة – رضي الله تعالى عنها – : «ما من مؤمن ولا مؤمنة يسجد سجدتين» إلى آخر ما ذكر ". **فحديث موضوع باطل لا أصل له.** (قوله فمكروه) الظاهر أنها تحريمية لأنه يدخل في الدين ما ليس منه ط.

دار الافتاء جامعۃ العلوم الاسلامیۃ علامہ بنوری ٹاؤن کراچی

﴿۲﴾۔۔۔حقوقِ مجردہ (جن کا تعلق کسی عین سے نہ ہو) کی بیع کے بارے میں یہ تفصیل ہے کہ حقوق مجردہ میں سے وہ حقوق جو اِصالۃً ثابت ہوئے ہوں جیسے (حقِ طبع اور حقِ اشاعت) نہ کہ دفع ضرر کیلئے جیسے (حقِ شفعہ) اور ان کیساتھ حال یا مستقبل میں کوئی مالی منفعت بھی متعلق ہو یعنی اسکے ذریعہ مال ملنے کی امید ہو اور وہ حقوق عُرف میں مال بھی سمجھے بھی جانے لگے ہوں جیسے حقِ طباعت وغیرہ تو حکومت سے رجسٹرڈ کروالینے کے بعد انکے ساتھ عرف میں مال جیسا برتاو کیا جاتا ہے تو ایسے حقوق کی بیع شرعاً درست ہے، البتہ وہ حقوق جو دفع ضرر کیلئے ثابت ہوئے ہوں یا انکے ساتھ کوئی مالی منفعت متعلق نہ ہو یا عُرف میں انکو مال نہ سمجھا جاتا ہو تو ایسے حقوقِ مجردہ کی بیع شرعاً درست نہیں ہے۔(تفصیل کیلئے دیکھیے "بحوث فی قضایا فقہیۃ معاصرۃ" نیز اردو میں بھی یہ رسالہ "بیع الحقوق" کے نام سے شائع ہوا ہے)۔

﴿۳﴾۔۔۔مذکورہ صورت میں شہرت کی قیمت علیحدہ لگانا جائز نہیں؛ کیونکہ شہرت مال نہیں ہے، البتہ اگر ٹھیہ کی جگہ قانونی طور پر حاصل کی گئی ہو تو اسکو بنانے میں جو اخراجات ہوئے ہوں تو دونوں فریق باہمی رضامندی سے اس ٹھیہ کی قیمت طے کرسکتے ہیں اور اس کے ضمن میں زائد قیمت بھی وصول کی جاسکتی ہے۔

لما في بحوث في قضايا فقهية معاصرة – (۱ / ۹۴)

فيبدو أنه لا مانع شرعا من أن يسلك بها مسلك الأموال في جواز بيعها و شرائها.

وذلك بشرطين: الأول: أن يكون الا سم أو العلامة مسجلة عند الحكومة بصفة

﴿جاری ہے۔۔۔﴾

Scanned by CamScanner

قانونية، لأن ما ليس بمسجل لا يعد مالا في عرف التجار. والثاني: أن لا يستلزم هذا البيع الالتباس أو الخديعة في حق المستهلكين............... **والله تعالى أعلم**

عزیر طارق بلوانی عفی اللہ عنہ ولوالدیہ

دار الافتاء جامعہ دار العلوم کراچی

۲۲ / ذوالحجہ / ۱۴۳۷ھ

الجواب صحیح

بندہ محمد عبد المنان عفی عنہ

نائب مفتی جامعہ دار العلوم کراچی

۲۲ / ذوالحجہ / ۱۴۳۷ھ

الجواب صحیح

۲۳ / ۱۲ / ۱۴۳۷ھ

الجواب صحیح

۲۳ / ۱۲ / ۱۴۳۷ھ

دار الافتاء